عن ابی ہریرۃ یقول اقیمت الصلوۃ فقمنا فعدلنا الصفوف
قبل ان یخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں
باجماعت نماز کھڑی کی گئی تو ہم کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہماری طرف نکلنے سے پہلے ہی ہم نے صفیں درست کریں

صحیح مسلم ج۱ ۲۲۰

بوقتِ اقامت صف بندی کا مسنون طریقہ

تألیف

قاضی محمد یونس انور

دار القرآن والسنۃ
مسجد شہداء لاہور۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ اَمَّا بَعْد۔

جس قدر زمانۂ رسالت مآب ؐ سے دوری ہوتی جارہی ہے۔ اُسی قدر فتنے پھیلتے جارہے ہیں۔ پاکستان کے بعض علاقوں میں دین کے نام سے پھیلائی گئی برائیوں میں سے ایک برائی ''مساجد میں بوقتِ اقامت خود بیٹھے رہنا اور صف سیدھی کرنے والے نمازیوں کو گھورنا اور اُن سے اُلجھنا' انہیں طعنے دینا'' بھی فتنہ پرور لوگوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔......... آگے مذکور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوگا کہ سرورِ کائنات ﷺ کی سُنّتِ مبارکہ یہی ہے کہ ابتداء اقامت سے سب لوگوں کا صفیں درست کرنا ضروری ہے۔ اُس وقت بیٹھے رہنا خلاف سنت ہے۔ نیز سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ابتداء اقامت سے کھڑے ہوکر صفوں کو درست کرنا اور اُس پر عمل کی تاکید کرنا' روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔.......... لہٰذا ضروری ہے کہ اس مسئلہ کو پوری طرح سمجھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرامؓ کا طریق کار معلوم کیا جائے۔ اِسی سلسلے میں آگے احادیثِ مبارکہ نقل کی گئی ہیں تاکہ کوئی شُبہ باقی نہ رہے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے پہلی حدیث

حضرت بلالؓ حضور ﷺ کو حجرہ سے باہر تشریف لاتے دیکھ کر اقامت شروع کرتے:

كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَقَامَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت بلالؓ ظہر کی اذان اُسوقت دیتے تھے جب آفتاب کا زوال ہو جاتا، پھر اقامت اس وقت تک نہ کہتے جب تک نبی کریم ﷺ مکان سے باہر تشریف نہ لاتے۔ جب باہر تشریف لے آتے تو نماز کی اقامت کہتے۔

(صحیح مسلم بَابُ مَتٰی یَقُوْمُ النَّاسُ لِلصَّلٰوۃِ ص ۲۲۰، ج ۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے دوسری حدیث

مؤذن کے تکبیر شروع کرنے پر لوگ صفیں درست کر لیتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّھُمْ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامَہٗ۔

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی امامت کے لیے نماز کھڑی کی جاتی تھی اور لوگ آپؐ کے کھڑے ہونے سے پہلے اپنی اپنی جگہ صفوں میں لے لیتے تھے۔

(مسلم شریف ص ۲۲۰ ج ۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے تیسری حدیث

صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کے نکلنے سے پہلے ہی صفیں درست کر لیتے تھے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ یَقُوْلُ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوْفَ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

سیّدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں باجماعت نماز کھڑی کی گئی تو ہم کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ہماری طرف نکلنے سے پہلے ہی ہم نے صفیں درست کر لیں۔

(صحیح مسلم ۲۲۰ ج ۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے چوتھی حدیث

عَنْ اَبِی قَتَادَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے اپنی طرف آتا ہوا نہ دیکھ لو۔

(بخاری۔ص ۸۸، ج ۱) متیٰ یقوم الناس (مسلم ص ۲۲۰ ج ۱)

(فتح الباری۔ص ۱۰۴ ج ۳ طبع اُولیٰ ۱۴۲۵ھ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے پانچویں حدیث

اِقامت شروع ہوتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صفیں درست کر لیتے تھے:

عَنْ اِبْنِ شِہَابٍ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا سَاعَۃَ یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یَقُوْمُوْنَ اِلَی الصَّلٰوۃِ، فَلَا یَأْتِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامَہٗ حَتّٰی تَعْتَدِلَ الصُّفُوْفُ۔

حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جس وقت مؤذن اللہ اکبر کہتا تھا لوگ نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے اور حضور ﷺ کے تشریف لانے تک صفیں درست ہو جاتی تھیں۔

(فتح الباری ص ۱۰۵ ج ۳) ورواہ عبد الرزاق عن ابن جریج)

زیر بحث مسئلہ میں یہ پانچ احادیث ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کا اپنا معمول بیان فرمایا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ عموماً حُجرہ شریفہ کی طرف نظر رکھتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کو باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھتے تو اقامت شروع کر دیتے چنانچہ علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے شرح مؤطا امام مالک رحمہ اللہ میں اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے شرح شفا میں اس حدیث

کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

اِنَّ بِلَالاً کَانَ یُرَاقِبُ خُرُوجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَاَوَّلُ مَا یَرَاہُ یَشْرَعُ فِی الْاِقَامَۃِ قَبْلَ اَنْ یَرَاہُ غَالِبُ النَّاسِ ثُمَّ اِذَا رَاَوْہُ قَامُوْا فَلَا یَقُوْمُ مَقَامَہٗ حَتّٰی تَعْتَدِلَ صُفُوْفُھُمْ۔

(زرقانی علی المؤطا صفحہ ۲۱۴، ج ۱)

حضرت بلالؓ حضور ﷺ کے نکلنے کا انتظار کرتے تھے اور آپ ﷺ پر نظر پڑتے ہی اقامت شروع کر دیتے تھے جبکہ ابھی اکثر لوگوں کی نظروں میں آپ ﷺ نہ آئے ہوتے تھے۔ پھر جب لوگ آپ ﷺ کو دیکھ لیتے تو کھڑے ہو جاتے تھے اور آپ ﷺ صفیں درست ہونے سے پہلے اپنی جگہ نہیں کھڑے ہوتے تھے۔

دوسری اور تیسری حدیث سے بھی یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرامؓ کی عام عادت یہ تھی کہ جب مؤذن تکبیر شروع کرتے تو سب لوگ کھڑے ہو کر صفیں درست کر لیتے تھے۔

چنانچہ علامہ نوویؒ نے شرح مسلم شریف میں تیسری حدیث کے جملہ فَعَدَّ لْنَا الصُّفُوْفَ (ہم نے پہلے ہی صفیں درست کر لیں) پر فرمایا کہ اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّہٗ ھٰذِہٖ سُنَّۃٌ مَعْھُوْدَۃٌ عِنْدَھُمْ وَقَدْ اَجْمَعَ الْعُلَمَآءُ عَلٰی اِسْتِحْبَابِ تَعْدِیْلِ الصُّفُوْفِ۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ صفوں کو درست کرنا اُن کے نزدیک سُنّت ہے۔ اور علماء کا اِجماع ہے کہ صفیں سیدھی کرنا مستحب ہے۔ (نووی شرح مسلم ص ۲۲۱ ج ۱)

چوتھی حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ حضرت بلالؓ نے حضور ﷺ کے گھر سے باہر تشریف لانے سے پہلے ہی اقامت شروع کر دی اور سب صحابہؓ کھڑے ہو گئے پھر آنحضرت ﷺ کو کچھ دیر ہو گی تو آپ ﷺ نے یہ ہدایت فرما دی کہ میرے نکلنے سے پہلے کھڑے نہ ہوں مقصد اس ارشاد کا ظاہر ہے کہ لوگوں کو مشقت سے بچانے کے لیے فرمایا ہے اس حدیث کے الفاظ لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ یعنی اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک یہ

نہ دیکھ لو کہ میں گھر سے باہر آگیا ہوں، اس حدیث سے بھی یہ مفہوم ہوتا ہے کہ میرے باہر آنے کے بعد کھڑے ہونے میں کچھ حرج نہیں (کماقال الزَّرقانی فی شَرحِ المُوطّا اَنّہ نَہٰی عَنِ القِیامِ قبلَ خُرُوجِہٖ وَتسوِیغٌ لَہٗ عِندَ رُؤیَتِہٖ)۔ (صفحہ ۲۱۴ ج ۱)

پانچویں حدیث سے اصل عادت اور عمومی طریق کار یہ معلوم ہوا کہ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اُس وقت اقامت شروع کرتے تھے، جب دیکھ لیتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لے آئے ہیں؛ اور اقامت شروع ہوتے ہی حسب دستور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہو کر صفوں کو درست کر لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کبھی منع نہیں فرمایا۔ البتہ گھر سے باہر تشریف لانے سے پہلے اقامت کہنے اور لوگوں کے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے وہ ممانعت بھی ازرُوئے شفقت تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول

پہلی روایت

عَنْ نُعْمَانِ بْنِ بَشِیرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوفَنَا اِذَا قُمْنَا لِلصَّلٰوۃِ فَاِذَا اسْتَوَیْنَا کَبَّرَ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں درست فرماتے تھے اور جب ہم سیدھے ہو جاتے تھے تو تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔

(ابوداؤد ص ۹۷ ج ۱ باب تَسْوِیَۃِ الصُّفُوفِ)

دوسری روایت

رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یُوَکِّلُ رِجَالًا بِاِقَامَۃِ الصُّفُوفِ فَلَا یُکَبِّرُ حَتّٰی یُخْبَرَ اَنَّ الصُّفُوفَ

سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے صفیں درست کرنے کے لیے لوگ مقرر کر رکھے تھے اور صفیں درست ہونے کی جب تک خبر نہ دی جاتی تکبیر تحریمہ نہیں

قَدِ اسْتَوَتْ ۔ قَالَ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَعَاهَدَانِ ذَالِكَ وَيَقُوْلَانِ اِسْتَوُوْا وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ تَأَخَّرْ يَا فُلَانُ ۔

کہتے تھے۔ امام ترمذیؒ نے اس کو بیان کیا اور فرمایا کہ سیدنا علیؓ اور سیدنا عثمانؓ بھی اس کا اہتمام کرتے تھے اور فرماتے تھے صفیں سیدھی کرو اور حضرت علیؓ تو یہ بھی فرماتے تھے اے فُلاں آگے ہو جا اور اے فُلاں پیچھے ہو جا۔

(ترمذی باب ماجاء فی اِقَامَةِ الصُّفُوفِ) (ص ۳۱ ج ۱)

ان روایات میں پہلی حدیث سے خود رسالت مآب ﷺ اور دوسری حدیث سے خلفاء راشدینؓ سیّدنا عُمرؓ، سیّدنا علیؓ، سیّدنا عثمانؓ کا طریق کار اور عادت معلوم ہوئی کہ وہ صفوں کی درستگی کی خودنگرانی فرماتے تھے اور جب تک یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ سب صفیں درست ہیں اور کوئی خلا باقی نہیں رہا نہ ہی آگے پیچھے ہیں اُس وقت تک نماز کی تکبیر شروع نہ فرماتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ جب شروع اقامت کے وقت کھڑے ہو جائیں نیز پہلے مذکور احادیث مرفوعہ سے بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ صحابۂ کرامؓ کی عام عادت یہی تھی۔ ورنہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ یا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ پر لوگ کھڑے ہوں اور اس کے بعد صفوں کے درست کرنے انتظام کیا جائے تو یہ اس کے بغیر نہیں ہو سکتا کہ اقامت ختم ہو جانے کے کافی دیر بعد نماز شروع ہو حالانکہ یہ طریقہ باتفاق علماء کرام غلط ہے۔

خلاصہ کلام

یہ ہے کہ احادیث صحیحہ اور تعامل صحابہؓ کرام کے مقابلہ میں کسی شخص کا کوئی قول یا فعل حجت نہیں۔ خواہ وہ کتنا بڑا فقیہ کیوں نہ ہو۔ تاہم فِقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ آداب نماز کے ذیل میں لکھا گیا ہے سُنّت یا واجب نہیں لکھا گیا۔ آداب نماز کا قانون یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان کو چھوڑ دے تو گنہگار نہیں ہوگا۔ جیسا کہ (درمختار ص ۶۵ ج ۱) طبع اُولیٰ ۱۴۲۳ھ بیروت) میں لکھا ہے' وَلَهَا آدَابٌ تَرْكُهَا لَا يُوْجِبُ اِسَاءَةً وَلَا عِتَابًا كَتَرْكِ سُنَّةِ الزَّوَائِدِ۔ یعنی نماز کے

کچھ آداب ہیں جن کو چھوڑنے سے گناہ نہیں ہوتا اور نہ ملامت ہوتی ہے، مثلاً سنن زوائد کا چھوڑ دینا۔ جن فقہاء نے بوقت اقامت حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ سے پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ لکھا ہے وہ بلا دلیل ہے۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں احناف کی کتابوں متون وشروح اور فتاویٰ کی کتابوں میں کسی نے پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ نہیں لکھا اور نہ وہ لکھ سکتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدینؓ اور عام صحابہؓ وتابعینؒ کے تعامل سے ابتدا میں کھڑا ہونا ثابت ہے ائمہ حنفیہؒ میں سے کسی نے اس کو مکروہ نہیں لکھا۔ باقی قہستانی کی مضمرات وغیرہ کتب غیر معتبر ہیں۔ جیسا کہ مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے ان کتابوں کی نشاندہی فرمادی ہے۔ علامہ طحطاویؒ نے جو لکھا کہ اقامت کہی جارہی ہو تو باہر سے آنے والے کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اُن کی یہ بات فقہاء احنافؒ کی تمام معتبر متون و شروح کے خلاف اور سُنّتِ رسول ﷺ وتعامل صحابہؓ کے خلاف اور قابل ترک ہے۔ دوسری طرف خود طحطاویؒ نے درمختار کی شرح میں وہی لکھا ہے جو فقہاء حنفیہؒ کی کتب میں درج ہے کہ امام باہر سے اگلی صف کی طرف سے آئے تو اس کو دیکھتے ہی سب کھڑے ہو جائیں، اور پچھلی صفوں سے آئے تو جس صف سے گزرے وہ کھڑی ہوتی جائے۔ اس میں کہیں نہیں لکھا کہ امام اور مقتدی بیٹھ جائیں اور حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ پر کھڑے ہوں۔

(مأخوذ و تلخیص از جواہر الفقہ)

تلخیص وترتیب جدید

احقر قاضی محمد یونس انور

کان اللہ ولوالدیہ

اشاعت اوّل: ۲۰ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

اشاعت دوم: رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

ناشر: جمعیۃ دعوۃ الی القرآن والسنۃ مسجد شہداء لاہور